بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ وَتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ ... عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

الفضل

خطبہ نمبر (۵)

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۹ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ | ۱۴ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۱ بجے صبح کی اطلاع منظر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر وعافیت ہے۔ الحمد للہ۔

خطبہ جمعہ

اس سال احمدیت کی ترقی کیلئے دُنیا میں اہم تغیرات ہونے والے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ یکم جنوری ۱۹۴۳ء

(مرتبہ۔ رحمت اللہ خان شاکر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خدا تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت

اس دفعہ حج بھی جمعہ کو ہُوا۔ ہمارا جلسہ سالانہ بھی جمعہ کو شروع ہُوا۔ اور آج نیا سال بھی جمعہ کے دن شروع ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش بھی جمعہ کے دن کی ہے جمعہ کا دن ساتواں دن ہے۔ اور سورۃ فاتحہ میں غیر المغضوب علیہم ولا الضالین بھی ساتویں آیت ہے جس میں کہ آخری زمانہ کے مفاسد کے دُور ہونے کے لئے دُعا سکھائی گئی ہے۔ سو اس سال

جمعہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی

کئی مناسبتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور ان کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان چار مناسبتوں کو اس

پانچویں مناسبت کے ظہور کے لئے

جمع کیا ہے جس کی طرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین میں اشارہ کیا گیا ہے آسمانی تغیرات جب بھی ظاہر ہُوا کرتے ہیں۔

اچانک ظاہر ہُوا کرتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ جب کبھی بھی آسمانی تغیرات پیدا ہوتے ہیں دُنیا آخر دم تک یہی کہتی رہتی ہے۔ کہ اس کے ظہور کے کوئی سامان نظر نہیں آتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ اب مذہب کے طور پر

عیسائیت مٹادی جائے گی

اور عیسائی قومیں زیادہ تر اسلام کو قبول کر لیں گی۔ مگر آج تک آپ کے مخالف بالعموم اور مولوی ثناء اللہ صاحب بالخصوص ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔ کہ اس کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ بلکہ عیسائیت پہلے سے زیادہ ترقی پر نظر آتی ہے۔

مسلمانوں کا نو تعلیم یافتہ گروہ

جو مولویوں کا متبع نہیں۔ اور جس کی نگاہ مذہب پر نہیں۔ بلکہ جو سیاسیات کو دیکھنے والا ہے۔ وہ بھی یہی کہہ رہا ہے۔ کہ سیاسی طور پر جماعت احمدیہ نے دُنیا یا مسلمانوں کی ترقی کے لئے کیا کیا ہے۔ کہ یہ سمجھا جاسکے۔ کہ مستقبل اس جماعت کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن پہلے زمانوں میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے زمانہ میں کون شخص تھا۔ جو یہ یقین رکھتا تھا۔ کہ مکہ میں رہنے والے چند ایک غریب لوگ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے عرب پر چھا جانے والے ہیں۔ لیکن ہجرت کے معاً بعد یعنی دوسرے ہی سال مکہ کے وہ رؤساء جو اسلام کی ہستی کو مٹا دینے پر تُلے ہوئے تھے۔ اور جو غریب مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم وستم کرتے تھے۔ بدر کے میدان میں اس طرح ذبح کر دیئے گئے جس طرح

باؤلے کتے گاؤں کی گلیوں میں

مروا دیئے جاتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان آیا۔ مگر طوفان آنے سے قبل آخری وقت تک آپ کی قوم ہنستی رہی اور یہی کہتی رہی۔ کہ ہاں ہم غرق ہو جائیں گے اور تم بچ جاؤ گے۔ اگر ہم غرق ہو گئے۔ تو وہ جگہ کہاں ہے۔ جہاں تم بھاگ جاؤ گے۔ لیکن سالہا سال کی ہنسی کے بعد جسے بائیبل نے شاعرانہ رنگ میں سینکڑوں سال یعنی چھ سو سال کا زمانہ کہا ہے۔ یکدم طوفان آیا۔ اور وہ لوگ غرق ہو گئے۔ جو آپ پر ہنسی کیا کرتے تھے۔ اور آپ کی کشتی پہاڑ کی چوٹی پر جا ٹھہری۔

قرآن کریم اور بائیبل دونوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام جب مصر سے بھاگے۔ تو آخر وقت تک ان کی قوم کے لوگ بھی یہ نہیں سمجھتے تھے۔ کہ

ہماری نجات کا وقت

آگیا ہے۔ اور فرعون نے بھی کہا۔ کہ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں۔ فوراً فوجیں جمع کرو۔ یہ ہم سے بھاگ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کے لوگوں کو فرعون کا لشکر نظر آیا۔ تو انہوں نے کہا۔ انا لمدرکون ہم ضرور پکڑے جائیں گے۔ لیکن وہی لوگ جو آدھ گھنٹہ پہلے یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم اب فرعون کے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے۔ آدھ گھنٹہ [illegible] اور فوجیں جن پر اس کی شوکت کا مدار تھا۔ غوطے کھاتے ہوئے

سمندر کی تہ میں

جا رہے تھے۔

آج مخالف کہتے ہیں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں حالات ہی ایسے تھے۔ کہ آپ کا غالب آنا یقینی تھا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کم بختو! آج تیرہ سو سال بعد تمہیں وہ حالات نظر آتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کا غالب آنا لازمی تھا۔ مگر ان لوگوں کو وہ حالات کیوں نہ نظر آتے تھے جن کے ساتھ وہ حالات گزر رہے تھے۔ اسی طرح آج جہاں مولوی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مذہباً عیسائیت ابھی غالب ہے۔ وہاں سیاست دان یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ احمدیت نے دُنیا کے تغیرات کے لئے کیا کیا ہے لیکن وقت آئے گا۔ کہ جب لوگ کہیں گے۔ کہ اس زمانے کے حالات ہی ایسے تھے۔ کہ

احمدیت کا غالب آجانا لازمی

تھا۔ اُس زمانہ میں سیاسی تغیرات ایسے ہو رہے تھے

تمدنی حالات ایسے تھے۔ کہ احمدیت جیت جاتی مذہبی خرابی اس حد تک پہونچ چکی تھی۔ کہ اس کا ردعمل احمدیت کی تائید میں ہونا ضروری تھا۔ مگر وہ حالات آج کہاں ہیں۔ اگر کوئی حالات ایسے ہیں۔ تو دشمن کو چاہیئے۔ کہ اب ان کا اعلان کرے۔ اب تو سب یہی کہتے ہیں۔ کہ حالات ایسے نہیں ہیں۔ کہ احمدیت جیت سکے۔ اس کے غلبہ کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اور واقعہ بھی یہی ہے۔ حالات بظاہر ایسے نہیں ہیں کہ احمدیت غالب آسکے۔ دن بدن مخالفت بڑھتی جاتی ہے۔ ہماری مخالفت ادنے طبقہ سے اٹھی۔ اور آہستہ آہستہ بڑے بڑے لوگوں تک جا پہونچی۔ پہلے صرف مذہبی مخالفت تھی۔ مگر اب

اقتصادی اور سیاسی مخالفت

بھی شروع ہو چکی ہے۔ پہلے صرف رعایا تک محدود تھی۔ مگر اب بادشاہ بھی مخالف ہو چکے ہیں۔ اور مخالفت پہلے سے بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ ترقی کی طرف ہمارا قدم اتنا نہیں اٹھتا۔ جتنی مخالفت میں ترقی ہو رہی ہے۔ اور حالات ایسے ہیں۔ کہ ہر شخص یہی سمجھ رہا ہے۔ کہ اس جماعت کے بانی کا اور جماعت کا یہ دعوے کہ احمدیت ترقی کر جائیگی۔ ایک خام خیال ہے۔ لیکن وہ وقت ضرور آئے گا۔ کہ دنیا کے تمام نظام تہ و بالا ہو جائیں گے۔ اور مٹ جائیں گے۔ اور ان کی جگہ

احمدیت کا جھنڈا

لہرائے گا۔ اور اس وقت سب یہی کہیں گے کہ ایسا ہونا لازمی تھا۔ حالات ہی ایسے تھے۔ کہ جن کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکل سکتا تھا۔ پس

جمعہ کے دنوں کا یہ اجتماع

بتا رہا ہے۔ کہ احمدیت کی ترقی کی کوئی مخفی بنیاد ۱۹۴۳ء میں پڑنے والی ہے۔ اب کے حج بھی جمعہ کے روز تھا۔ ہمارا جلسہ سالانہ بھی جمعہ کے روز شروع ہوا۔ اس سال کا پہلا دن بھی جمعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کا دن بھی جمعہ ہے۔ جمعہ ساتواں دن ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کی جس آیت میں عیسائیت کی تباہی کی خبر دی گئی ہے۔ وہ بھی ساتویں آیت ہے۔ اور اس مبارک اجتماع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال احمدیت کی ترقی کے لئے دنیا میں اہم تغیرات ہونیوالے ہیں۔ ممکن ہے یہ تغیرات ابھی بیج کی صورت میں ہوں۔ مگر خدا تعالےٰ کی قدرت کی انگلی اس طرف اشارہ کر رہی ہے۔ کہ یہ سال احمدیت کی ترقی کیلئے تغیرات لے کر آرہا ہے۔ اور اس لئے میں جماعت کو بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سال اپنی قربانیوں میں زیادتی کرے۔ تنظیم میں ترقی کرے۔ اور اپنی اصلاح پر بہت زیادہ زور دے۔ اور

۱۹۴۳ء کو گزرنے نہ دے

جب تک کہ احمدیت ہر لحاظ سے پہلے سے زیادہ مضبوط نہ ہو۔ اور پہلے سے بہت زیادہ ترقی نہ کر جائے۔ اور ہماری قربانیاں ان امور کی بنیاد نہ رکھ دیں۔ جو اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ ۱۹۴۳ء میں ہی تحریک جدید کا آخری سال شروع ہوگا۔ اور دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس میں بھی پہلے سے زیادہ جوش کے ساتھ حصہ لیں۔

پھر میں چاہتا ہوں کہ اس سال

خاص طور پر تبلیغ پر زور

دیا جائے۔ اور ہر علاقہ کے لوگ اپنے اپنے ہاں تبلیغ کریں۔ اور ہر ماہ رپورٹ بھجوائیں۔ کہ انہوں نے کہاں کہاں تبلیغ کی ہے۔ اور کتنے لوگوں کو سلسلہ میں داخل کیا ہے۔ میں قادیان کے لوگوں کو بھی اور سلسلہ کے مرکزی صیغہ دعوۃ و تبلیغ کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ کام کریں۔ جو پہلے سستی سے کام لیتے رہے ہیں۔ وہ چست ہو جائیں۔ اور جو پہلے ہی چست ہیں۔ وہ اور زیادہ چست ہو جائیں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ جب

خدا تعالیٰ کی تقدیر کی انگلی

اٹھتی ہے۔ تو جو بھی اس کے خلاف جاتا ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس ہر احمدی اپنی جدوجہد کو بڑھا دے۔ اور ہر جگہ کے دوست تبلیغ پر خاص زور دیں۔ علم چندوں میں بھی اور تحریک جدید کے چندوں میں بھی زیادتی کریں۔ تا کام میں روک نہ پیدا ہو۔ اور

ترقی کی طرف

جلد قدم اٹھایا جا سکے۔ چونکہ میرا گلا خراب ہے۔ اس کے علاوہ کھانسی اور پیچش کی بھی تکلیف ہے۔ اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں نیز اس لئے بھی خطبہ لمبا نہیں کرتا۔ کہ بارش اور کیچڑ ہے۔ بعض مہمان جانے والے ہیں ان کو تکلیف نہ ہو ؁

موجودہ حالات میں خاص طور پر دعاؤں سے کام لینے کا ارشاد

قادیان ۱۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج خطبہ جمعہ میں جنگ۔ اور اس سے پیدا شدہ حالات کے ماتحت احباب جماعت کو خاص طور پر دعاؤں سے کام لینے کی تحریک کی۔ حضور نے فرمایا۔ اس وقت جہاں تک ظاہری سامانوں کا تعلق ہے۔ جس طرف نظر اٹھتی ہے اسلام اور احمدیت کے مخالف سامان دکھائی دیتے ہیں۔ مگر جہاں تک خدا تعالےٰ کے سامانوں کا تعلق ہے۔ وہ ہمارے حق میں ہیں۔ اور درحقیقت وہی وقت دعاؤں کا ہوتا ہے جب زمینی اسباب تو مخالف ہوں مگر آسمانی اسباب موافق ہوں۔ جب خدا کا فیصلہ بھی خلاف ہو۔ اور زمینی سامان بھی خلاف ہوں۔ تو اس وقت وہی لوگ زمین میں بس رہے ہوتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے غضب کے مستحق ہوں۔ اور جب زمین کے حالات بھی موافق ہوں اور آسمان کے حالات بھی موافق ہوں تو اس وقت دعا صرف نام کی رہ جاتی ہے۔ اور اس دعا سے خدا تعالےٰ کی قدرت اور اس کی طاقت کا نقشہ لوگوں کے سامنے نہیں آتا۔ لیکن جب زمین کے حالات موافق ہوں۔ اور آسمان کے مخالف۔ یا آسمان کے موافق ہوں۔ اور زمین کے مخالف تو اس وقت دعا کا بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس دعا سے خدا تعالےٰ کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس کی طاقت و قوت کا نقشہ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ ہماری حالت اس وقت ایسی ہی ہے۔ کہ زمینی حالات ہمارے مخالف ہیں۔ دہریت۔ فیسزم اور موجودہ فلسفہ سب اسلام اور احمدیت کے خلاف ہیں۔ لیکن آسمانی فیصلہ ہمارے حق میں ہے۔ پس اس وقت اگر ایک طرف ہمارے ایک کان میں یہ آواز آرہی ہے۔ کہ اسلام ختم ہوا۔ احمدیت برباد ہوئی۔ تو دوسری طرف آسمان سے ہمارے دوسرے کان میں یہ آواز بھی آرہی ہے۔ کہ دہریت ختم ہو گئی۔ اسلام قائم کیا گیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فرشتے اس کی مدد کے لئے اتر رہے ہیں۔ پس اس وقت دعا کرنا خدا تعالےٰ کے فضل کو خاص طور پر حرکت میں لانا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ وہ اسلام کو غالب کرے۔ اور احمدیت کو ترقی دے۔

حضور نے فرمایا اگر ہماری جماعت کے دوست بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ تو اللہ تعالےٰ یقیناً ایسے سامان پیدا کر دے گا۔ کہ جن سے شر فنا ہو جائے اور خیر قائم ہو جائے۔

بیرون ہند کے افراد کے شاندار وعدے

اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ہندوستان کی جماعتوں اور افراد نے تحریک جدید سال نہم کی قربانیوں میں شاندار اضافوں کے ساتھ حصہ لیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے امام کے اشارہ پر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کے وعدوں کا وقت تو ۳۱ جنوری کو ختم ہو گیا۔ اب ہندوستان کے وہی احباب شامل ہو سکتے ہیں۔ جن کو ۳۱ جنوری گزرنے کے بعد علم ہوا۔ یا وہ لوگ جو برسرکار نہیں یا غریب ہیں۔ اور دوران سال میں برسرکار ہو جائیں۔ یا خدا تعالےٰ انہیں مال دے دے۔ یا فوجی خدمات کرنے والے جن کو اخبار وغیرہ نہیں مل سکتا۔

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ بیرون ہند کے افراد نے بھی نہایت شاندار اضافہ کے ساتھ وعدوں کو پیش کیا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ ایک اخبار میں لکھا گیا ہے۔ اس ہفتہ میں ڈاکٹر محمد خان صاحب نے عدن سے ۱۷۰ اور ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب نے نیروبی سے ۲۰۱ روپیہ نقد حضور کے پیش کیا ہے۔ اور ایم زین الدین صاحب کولمبو نے پہلے چالیس روپے کی رقم سال نہم کے لئے ارسال کی تھی۔ مگر جس وقت حضور نے پہلا خطبہ پڑھا تو آپ نے ۲۵۰ روپیہ مزید وعدہ کیا۔ خدا کی حکمت ہے کہ اسی دن عصر کے بعد جب ان کو اخبار الفضل میں حضور کا وہ خطبہ ملا جس میں تاجروں کو زیادہ قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تو آپ نے اپنا وعدہ بجائے ۲۵۰ کے ۵۰۰ روپیہ کر دیا۔ اور پہلی قسط ایک سو روپیہ اسی وقت ؁ [illegible] اسکی ادائیگی بھی اسی مہینہ تک ہو جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بیرون ہند کی جماعتیں اور افراد کو سال نہم کے وعدے اسی شان اور جذبہ کے ساتھ حضور کے پیش کرنے چاہئیں۔ جو مومنوں کی شان کے شایاں ہے۔ اور ہندوستان کی وہ جماعتیں جن کے وعدے ابھی پیش نہیں ہوئے۔ وہ ۱۵ مارچ تک اپنے وعدے [illegible] بھجوا دیں۔ ناظر [illegible] تحریک جدید

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے سی ریٹائرڈ ساکن لاہور حال مہاجر قادیان

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف)

(۱)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ تو تمام ساتھی حضور علیہ السلام کا کلام سننے کی خاطر بہت قریب ہو کر چلنا چاہتے تھے۔ اس کوشش میں بعض اوقات لوگوں کے پاؤں حضور علیہ السلام کی ایڑی پر جا پڑتے۔ اور حضور کی ایڑی کو زخمی کر دیتے۔ اس سے حضور علیہ السلام کا جوتا بھی اتر جایا کرتا۔ لیکن حضور علیہ السلام مڑ کر نہیں دیکھتے تھے۔ اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے احباب نے یہ طریق اختیار کر لیا۔ کہ چند آدمی آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر حضور علیہ السلام کے ارد گرد حلقہ بنا لیتے۔ تاکہ باقی لوگ حضور علیہ السلام کے قریب آ کر کسی تکلیف کا باعث نہ ہوں۔

(۲)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے بازار میں سے صحابہ کے ساتھ باہر سیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ ایک بوڑھا فقیر سڑک پر بیٹھا ہوا بھیک مانگ رہا تھا۔ اس نے روٹی کا سوال کیا۔ اس پر حضور علیہ السلام چلتے چلتے کھڑے ہو گئے۔ جیب سے رومال نکالا جس میں کچھ پیسے بندھے ہوئے تھے حضور علیہ السلام نے دو پیسے نکال کر ساتھیوں میں کسی کو دیئے۔ کہ وہ فقیر کو دے دے۔

(۳)

ایک دفعہ گرمی کے موسم میں ظہر کے وقت حضور علیہ السلام مسجد مبارک میں نماز کے بعد بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ حضور آجکل کشمیر میں بڑا اچھا موسم ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ قادر ہے۔ کہ یہاں بھی کشمیر بن جائے۔ چنانچہ نماز پڑھنے کے بعد جب حضور علیہ السلام اندر تشریف لے گئے۔ تو یکایک بارش شروع ہو گئی۔ اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ حالانکہ حضور کے فرمان سے قبل بارش وغیرہ کے کوئی آثار نہ تھے۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب جہلم تشریف لے جا رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک رات میرے تایا میاں چراغ دین صاحبؓ کے مکان واقعہ لاہور پر بھی ٹھہرے تھے۔ اس جگہ حضور علیہ السلام کی ملاقات کے لئے دو معزز پٹھان آئے۔ جنہیں حضور علیہ السلام نے فارسی زبان میں تبلیغ کی۔ اور فارسی زبان میں قریباً ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ حضور علیہ السلام کے بعد سید عبد اللطیف صاحب شہید نے انہیں تبلیغ کی۔

(۵)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۴ء میں لیکچر دینے کے لئے تشریف لائے تو لاہور میں آ کر حضور علیہ السلام نے "اسلام اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر لیکچر کو لکھنا شروع کیا۔ اور ایک رات میں ہی بیٹھ کر لکھ ڈالا۔ وہ گرمی کا موسم تھا۔ رات کا وقت روشنی کا انتظام کافی نہ تھا۔ صرف ایک لالٹین تھی۔ حضور علیہ السلام میاں معراج الدین صاحب مرحوم کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ رات بڑی دیر تک لکھتے رہنے کی وجہ سے حضور کی آنکھیں دکھنے لگ گئیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے آنکھوں میں سرمہ لگایا۔ جو اتنا زیادہ تھا۔ کہ پلکوں کے ارد گرد بھی لگا ہوا نظر آتا تھا۔ ان دنوں خاکسار بھی اسی مکان کے نچلے حصہ میں رہتا تھا۔

(۶)

ایک دفعہ میری دادی صاحبہ کو طاعون ہو گئی۔ میں ان دنوں قادیان میں تھا۔ جب مجھے اطلاع ملی۔ میں نے حضرت اقدس سے ذکر کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا آپ وہاں نہ جائیں۔ چنانچہ میں لاہور جانے سے رک گیا۔ اس کے چند روز بعد مجھے خبر ملی۔ کہ دادی صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔

(۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے ایک یا دو ماہ پیشتر خاکسار اپنے تایا میاں چراغ الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ قادیان آیا۔ اور آتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دار میں شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضور علیہ السلام کھانڈ کا شربت بنوا کر تایا صاحب کے لئے اندر سے لائے جو کہ میں نے بھی پیا تھا۔ وہ چند منٹ کی ملاقات کھڑے کھڑے ہی ہوئی تھی۔ اس وقت دوران گفتگو میں حضور علیہ السلام نے یہ الفاظ بھی فرمائے۔ کہ جلدی جلدی آنا چاہیئے۔ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس وقت میں ان الفاظ کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔ لیکن یہ الفاظ مجھے اچھی طرح یاد رہے۔ اور بعد میں جب حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ تب مجھے ان الفاظ کا مطلب سمجھ میں آیا

(۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوران قیام لاہور میں دن کے پچھلے پہر ایک فٹن پر سوار ہو کر اور حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ساتھ لے کر روزانہ سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور واپسی پر بازار انارکلی میں کیسری کی دکان پر گاڑی کو کھڑا کر کے اور اس میں بیٹھے بیٹھے سوڈا واٹر پیا کرتے تھے۔ جو غالباً جنجر پانی ہوتا تھا۔

(۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات سے چند دن پہلے خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر لاہور کے بہت سے معززین کو دعوت طعام پر بلایا گیا۔ تجویز یہ تھی۔ کہ اس موقعہ پر انہیں پیغام حق بھی پہونچایا جائے۔ دعوت دے دی گئی۔ مگر جو دن دعوت کے لئے مقرر تھا۔ اس دن صبح کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر اسہال آئے۔ کہ جن کی وجہ سے حضور علیہ السلام بہت کمزور ہو گئے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے دعا کی۔ کہ اے اللہ تو آپ کو طاقت عطا فرمائے۔ تاکہ مہمانوں کے مجمع میں تقریر فرما سکیں۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مقام دعوت پر تشریف لائے۔ اور شہر کے معززین کے درمیان قریباً ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ تقریر کے دوران میں ایک شخص شیخ فضل الٰہی صاحب بیرسٹرایٹ لا نے کہا۔ کہ اب بڑی دیر ہو گئی ہے۔ اور کھانے کا وقت ہو گیا ہے اس لئے تقریر ختم فرما دیں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سامعین سے کہا۔ کہ اب کھانے کا وقت ہو گیا۔ کیا میں تقریر ختم کر دوں۔ یا آپ کچھ اور سننا چاہتے ہیں۔ اس پر ایک شخص مرزا جلال الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے کھڑے ہو کر جواب دیا۔ کہ وہ کھانا تو ہم ہر روز کھایا کرتے ہیں۔ لیکن جو کھانا آج ہمیں کھلا رہے ہیں وہ ہم نے کبھی نہیں کھایا۔ اس واسطے آپ اپنی تقریر جاری رکھیں چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تقریر جاری رکھی۔ جو مزید آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

(۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب کوئی شخص کسی بھی سلسلہ کے متعلق سوال کرتا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی تفصیل کے ساتھ اسے جواب دیا کرتے تھے۔ مگر اپنی وفات سے ایک دن قبل یعنی ۲۵ مئی عصر کے وقت جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کے لئے باہر تشریف لائے (خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے اس کمرہ میں جہاں نماز پڑھی جاتی تھی) تو اس جگہ ایک غیر احمدی ڈاکٹر محمد سعید صاحب نے آ کر حضور علیہ السلام سے چند سوالات کئے جن کے جواب میں حضرت اقدس نے مختصر سی تقریر کر کے یہ فرمایا۔ کہ میں سب کچھ اپنی کتابوں میں لکھ چکا ہوں۔ اور اپنا کام ختم کر چکا ہوں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے پھر سوال کیا۔ تو حضور علیہ السلام نے پھر وہی الفاظ دہرا دئے۔ یہ سن کر میں حیران ہوا۔ کہ حضرت اقدس نے خلاف معمول آج تفصیل کے ساتھ جواب کیوں نہیں دیا۔ اگلے دن حضور علیہ السلام کی وفات ہو گئی۔ اور اس وقت مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کا مطلب سمجھ میں آگیا۔

غائبانہ جنازہ

قادیان ۱۲ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل اصحاب کا جنازہ غائب پڑھایا۔ بیرونی احباب بھی ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۱) کریم بخش صاحب کھیوڑا ضلع امرتسر (۲) نیک بی بی صاحبہ (۳) سردار محمد صاحب کھیوڑا بیٹی (۴) منشی فیض محمد صاحب پٹھولی ڈیرہ (۵) محمد علم فراز صاحب ٹلی (۶) بشیر احمد صاحب

ترکہ کے متعلق بعض ضروری مسائل

ترکہ کے متعلق بعض مسائل ۳ فروری کے الفضل میں درج ہو چکے ہیں۔ اور چند ایک درج ذیل ہیں:-

اقسام عصبہ بہ ترتیب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) عصبہ نسبیہ اس کی تین قسمیں ہیں (الف) عصبہ بنفسہ جو کہ عصبہ ہونے میں کسی اور کے محتاج نہیں۔ جیسے بیٹے [۱]۔ پوتے۔ پڑپوتے وغیرہ (دادا کیوں کا ذکر آگے آئے گا)

باپ [۲] نرینہ اولاد کی عدم موجودگی میں دادا [۳] باپ کی عدم موجودگی میں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ عائشہؓ ابن عباسؓ وغیرہ صحابہ کرام کا اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہے کہ دادا کی موجودگی میں بھائیوں کو ورثہ نہیں ملے گا۔ اور زیدؓ ابن ثابتؓ علیؓ ابن مسعودؓ وغیرہ کا مذہب ہے کہ وارث بھائی ہوں گے۔ اور امام ابی یوسف امام محمد امام شافعی۔ امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے کہ دادا کی موجودگی میں بھائی وارث ہوں گے خواہ ماں باپ دونوں کی جانب سے بھائی ہوں۔ یا صرف باپ کی طرف سے ہوں۔ اس صورت میں جد دادا کو بطور بھائی فرض کیا جائے گا۔ اور ایک بھائی جیسا حصہ اس کو ملے گا۔ یا ایک تہائی کل مال کا اسے ملے گا۔ جو اس کے حق میں بہتر ہے۔

بھائی [۴] وارث ہوں گے اگر نرینہ اولاد [۱] نہ ہو۔ باپ [۲] نہ ہو۔ دادا [۳] نہ ہو۔ ان کے بعد ان کی اولاد در اولاد وارث ہوگی۔

باپ [۵] کے بھائی وارث ہوں گے۔ اگر میت کے بھائی اور ان کی اولاد بھی نہ ہوں پھر ان کی اولاد در اولاد (ب) عصبہ نسبیہ کی دوسری قسم عصبہ بغیرہ ہے غیر کی وجہ سے عصبہ بن گئے۔ در آنحالیکہ غیر بھی ان کے ہمراہ عصبہ ہے۔ یہ چار ہیں۔ اور چاروں عورتیں ہیں۔ اور وہ وہ ہیں جن کو بھائیوں کی عدم موجودگی میں نصف یا ثلثان ½ ⅔ ملتا ہے۔ یہ اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ بن جاتی ہیں۔ اگر کسی عورت کا حصہ مقرر نہ ہو۔ تو وہ اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ نہیں ہوگی۔ مثلاً باپ کی بہن اپنے بھتیجے یا بھتیجی کے ترکہ میں اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ نہیں ہوگی۔

(ج) عصبہ نسبیہ کی تیسری قسم عصبہ مع غیرہ ہیں۔ جو کہ کسی کی وجہ سے عصبہ بن جائیں۔ اور وہ دوسرا عصبہ نہ بنے۔ جیسے کہ میت کی بہن جو کہ میت کی لڑکی کی وجہ سے عصبہ بن جائے گی۔ اور جو مال لڑکی سے بچے گا۔ وہ بہن کو ملے گا خواہ ماں باپ دونوں کی طرف سے بہن ہو۔ یا صرف باپ کی طرف سے ہو۔ لیکن لڑکی عصبہ نہیں بنے گی۔

(۲) اگر عصبہ میں سے کوئی بھی نہ ہو۔ تو باقی ماندہ مال بھی ذوی الفروض نسبی میں حسب حقوق تقسیم کرنا ہوگا۔ خاوند بیوی کا رشتہ نسبی نہیں ہے۔

(۳) اگر ذوی الفروض بھی نہ ہوں۔ تو باقی ماندہ مال ذوی الارحام میں تقسیم کیا جائے گا۔ ذوی الارحام وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ شریعت نے مقرر نہیں کیا۔ اور نہ ان کو عصبہ ٹھہرایا ہے۔

(۴) اگر مذکورہ بالا میں سے کوئی بھی نہ ہو۔ تو عصبہ سببیہ مولی العتاقہ کو ملے گا یعنی اس شخص کو جس نے کہ اس کو آزاد کیا ہو۔ اور آزاد شدہ لاوارث مر جائے خواہ غلام ہو یا لونڈی ہو۔ (آزاد شدہ) اس سے عورتوں کو حصہ نہیں ملے گا۔ سوائے اس کے کہ عورت خود آزاد کرے۔ ولاء کے مال کو نعمت بھی کہتے ہیں۔

(۵) مولی الموالات اگر کوئی مجہول النسب آدمی یا معروف نسب والا غیر قوم والے کو یا اپنی قوم میں سے کسی کو کہے کہ آپ میرے والی وارث ہیں۔ میرے فائدے اور نقصان کے بھی آپ ہی مالک ہیں۔ اور میرے مرنے کے بعد آپ میرے والی وارث ہیں خواہ ایک جانب سے یہ شرط ہو۔ یا جانبین سے ہو۔ اگر اس حال میں لاوارث مرے گا۔ تو یہ اس کا وارث ہوگا۔

(۶) مقرلہ بالنسب کسی کو اپنے نسب کی طرف منسوب کرے۔ اور اس اقرار پر اقرار کرنے والا مر جائے۔ اور اس غیر سے اس کا نسب بعض وجوہ کی بنا پر ثابت بھی نہ ہو سکتا ہو مثلاً کہے کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے یا میرے لڑکے کا لڑکا ہے یا میرے باپ یا چچا کا لڑکا ہے وغیرہ

(۷) موصی لہ بجمیع المال۔ اگر مذکورہ میں سے کوئی بھی نہ ہو۔ تو اس کو مال ملے گا جس کے حق میں کل مال کی وصیت کی ہو۔

(۸) اگر یہ بھی نہ ہو۔ تو پھر اس کا ترکہ بیت المال میں جائے گا۔ خاکسار محمد شہزادہ قادیان

وصیاتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۳۱: منکہ بدر الدین ولد گل محمد صاحب قوم ماشکی پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الفتوح ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۳ ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ دوکانداری پر ہے جس کی روزانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں جس کا اندازہ آٹھ آنہ روزانہ ہے۔ اسکا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کر دیا کرونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا۔ بدر الدین مذکور۔ گواہ شد۔ محمد سعید سب پوسٹ ماسٹر رخصتی محلہ دار الفضل قادیان۔ گواہ شد۔ سر بلند احمدی پنشنر صدر محلہ دار الفتوح

نمبر ۶۳۳۳: منکہ عائشہ بیگم زوجہ حبیب الرحمن صاحب قوم راجپوت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن اہرانہ خورد۔ ڈاکخانہ اہرانہ کلاں۔ ضلع ہوشیارپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲ ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ایک تولہ قیمتی ۴۰/- روپے۔ انام طلائی ایک تولہ قیمتی ۴۰/- روپے۔ پہنچی چاندی ۲۰ تولہ قیمتی ۲۰/- روپے کل مبلغ یکصد روپیہ ہوتا ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ تین صد روپیہ کل ۴۰۰/- روپیہ میری جائیداد ہے۔ اس کے علاوہ اسوقت اور میری کوئی جائیداد نہیں۔ لہذا میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتی ہوں۔ الامۃ۔ عائشہ بیگم بقلم خود حال تنگیری ضلع جالندھر۔ گواہ شد۔ غلام قادر خاں تنگیری۔ گواہ شد نظام الدین سکرٹری انجمن احمدیہ تنگیری ضلع جالندھر۔ کاتب الحروف فضل الدین احمدی بنگوی۔ بنگہ ضلع جالندھر۔

نمبر ۶۳۳۵: منکہ امۃ الحمید بیگم بنت ملک محمد خورشید خان صاحب قوم افغان عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ سر دست مجھے پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ والد بزرگوار کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو بھی جائیداد حاصل ہو سکے گی۔ یا اور بعد میں اضافہ ہو سکے گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ امۃ الحمید بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد رحیم الدین احمدی بقلم خود قادیان۔ گواہ شد۔ محمد خورشید والد موصیہ بقلم خود۔

نمبر ۶۳۳۷: منکہ محمد نذیر ولد نصیر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال۔ تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۰ء ساکن سنگوڑی ڈاکخانہ بھیرہ شاہ پور ضلع شاہ پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲ ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت سر دست میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اور میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ آمد میں تغیر و تبدل کی اطلاع دفتر کو دیتا رہوں گا۔ اور اگر مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد نذیر۔ گواہ شد۔ عبد الرحمن شاکر کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ دیانت خاں قادیان

نمبر ۶۳۳۸: منکہ ارشاد بیگم زوجہ محمد نذیر صاحب قوم شیخ۔ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن خوشاب۔ ڈاکخانہ خاص شاہ پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲ ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد میرا مہر مبلغ تین صد روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میرا زیور بھی ہے۔ جس کی قیمت آجکل کے نرخ کے مطابق یکصد پچاس روپیہ ہے میں وصیت کرتی ہوں کہ بوقت وفات اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی اور اس مجموعی رقم کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں

وہ منہا کر دی جائیگی۔ تفصیل زیورات کانٹے طلائی وزن
۱/۲ ۱ تولہ ۔ طلائی ۱/۲ ۱ تولہ الامۃ ۔ ارشاد بیگم ۔
گواہ شد :۔ عبدالرحمٰن شاکر قادیان ۔
گواہ شد :۔ یٰسین نائک محمد نذیر انڈین سپلائی
سیکشن ۴۲ انبالہ چھاؤنی خاوند موصیہ

نمبر ۶۳۵۹ :۔ میں ضیاء الدین ولد میاں محمد دین صاحب
قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی
ساکن دارالبرکات قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ جنوری
۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری
اسوقت کوئی جائیداد نہیں ۔ مجھے تعلیمی اخراجات
وغیرہ کے لئے اوسطاً پانچ روپے ماہوار گھر سے
ملتے ہیں ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر
انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ
جوں جوں میری آمد میں تغیر ہوتا رہیگا ۔ اس کے
مطابق ساتھ ساتھ ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے اپنا
حصہ آمد ادا کرتا رہونگا ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی
جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو ۔ تو صدر انجمن
احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی
میں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور
پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں تو وہ رقم
حصہ جائیداد میں سے میرے مرنے پر منہا کی
جائیگی ۔ العبد :۔ ضیاء الدین دارالبرکات بقلم
جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۔
گواہ شد :۔ محمد الدین انور معلم نصرت گرلز سکول قادیان
گواہ شد :۔ حکیم اللہ دتا امیر جماعت حلقہ
دنگانو ضلع سیالکوٹ ۔

نمبر ۶۳۶۱ :۔ میں محمود احمد ولد حافظ محمد الدین
صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال
پیدائشی احمدی ساکن لاہور پنجاب بقائمی ہوش
و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اسوقت کوئی جائیداد
نہیں ۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو اسوقت
مبلغ ۹۰ روپے ہے ۔ میں اس تنخواہ سے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت کرتا ہوں ۔ سالانہ ترقی پر بھی حسب تنخواہ
۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں
اگر میں نے کوئی اور جائیداد پیدا کی تو اس کی
بھی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان
کرتا ہوں ۔ میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت
ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
قادیان ہوگی ۔ اور اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں
داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو
وہ رقم میرے مرنے کے بعد ثابت شدہ جائیداد
سے منہا ہوگی ۔ العبد :۔ محمود احمد پنجاب لیجسلیٹو
اسمبلی لاہور ۔ گواہ شد :۔ بشیر احمد ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ لاہور ۔ گواہ شد :۔ مرزا
منور احمد احمدیہ ہوسٹل لاہور

نمبر ۶۳۶۲ :۔ میں ناظر حسین ولد منشی عبدالحق
صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ ملازمت عمر
تقریباً ۳۵/۳۲ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۲۶ء
ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں ۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں بجز ایک کمرہ
زمین سفید تقریباً ۴ کنال جس کی قیمت تقریباً ۱۶۰ روپے
ہے ۔ اور ماہوار آمد جو تقریباً ۱۵۰ روپے ماہوار ہے
اگر میں موجودہ ملازمت میں [illegible] کر رہا
ہوں ۔ عارضی اسامی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
کرتا ہوں ۔ اسی طرح میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت
ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ خاکسار
ناظر حسین کلرک انسپکٹر محکمہ ریلوے حال کوئٹہ بلوچستان
گواہ شد :۔ علی محمد معاون ناظر امور عامہ گواہ شد

نمبر ۶۳۶۴ :۔ منکہ برکت بی بی بنت دیندار رڈو
قوم جٹ بھٹہ عمر قریباً ۶۰ سال ساکن شاہ پور امرگڑھ
ڈاکخانہ ڈڈوالہ بانگر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲ حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں ۔ (۱) چار چوڑیاں چاندی وا ایک جنس چاندی
وزن ۱/۲ ۳۲ تولہ قیمت ۳۲/۱ روپیہ (۲) دو ڈنڈیاں
سونا وزن ۲ تولہ اندازاً ۱۲۰/۱۰ روپے کل رقم ۱۵۲/ روپے
ہے ۔ حق مہر ان مندرجہ بالا زیورات کی صورت میں میرا
خاوند ادا کر چکا ہے ۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر میرے
فوت ہو جانے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ
ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
قادیان ہوگی ۔ الامۃ :۔ برکت بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد :۔ پیراندتا خاوند موصیہ ۔ گواہ شد :۔
چوہدری علی محمد صاحب ولد چوہدری علی گوہر شاہ پور

نمبر ۶۳۶۵ :۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ میاں عبدالحق
قوم ارائیں عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع
بھاگو ارائیں ڈاکخانہ سلطان پور ریاست کپورتھلہ صوبہ
پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۲۰ دسمبر ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ
جائیداد حسب ذیل ہے ۔ حق مہر مبلغ اٹھارہ سو روپیہ قرض زیور
کانٹے طلائی ایک تولہ ۔ لاکٹ وزن ۱/۲ تولہ نفیسیاں
سوا دو تولہ ۔ دو عدد انگوٹھیاں وزنی سوا تولہ کل میزان
چھ تولہ قیمتی اندازاً ۳۶۰ روپے ۔ اس کے علاوہ میری اور
کوئی جائیداد نہیں ۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری
کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور تبرعت حقیقہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو یہ رقم واجب الادا رقم سے منہا کی جائیگی ۔ خط ۔ الامۃ بقلم خود رشیدہ بیگم ۔ گواہ شد :۔ ڈاکٹر بشیر احمد حال دارالبرکات قادیان برادر موصیہ
گواہ شد :۔ میاں عبدالحق خاوند موصیہ اکونٹنٹ دفتر دی ...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۲ فروری۔ جنرل میکارتھر کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس ماہ کے پہلے ہفتہ میں جب جاپانی گوڈال کنار سے بھاگ رہے تھے تو امریکن طیاروں نے ان کے تین جہاز غرق کر دیئے۔ اور چار کو سخت نقصان پہنچایا۔ نیوگنی میں جاپانیوں کو واؤ کے محاذ پر فیصلہ کن شکست ہوئی اور وہ تیس میل شمال میں واقع ایک شہر کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ان کے دو ہزار آدمی مارے گئے۔

دہلی ۱۲ فروری۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانیوں نے برما میں یا تھے ڈونگ کے محاذ پر برطانی علاقہ پر جو جوابی حملے کئے تھے وہ سب پسپا کر دیئے گئے۔ اور دشمن کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔ کل برطانی طیاروں نے جزیرہ نمایا لو میں دو دیہات پر بمباری کی۔ ریلوے پر بھی حملے کئے۔ امریکن طیاروں نے ہندوستان میں اپنی آمد کی پہلی برسی مناتے ہوئے کل چار گروپوں میں رنگون اور مانڈلے کے پاس منگے پل پر حملے کئے۔ امریکہ کی دسویں فوج کی ہوائی طاقت کے کمانڈر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ٹوکیو پر حملہ کرنیوالے ہواباز اسی فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔

دہلی ۱۲ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں جنگی محکمہ کے سیکرٹری نے بتایا کہ مشرقی سرحد پر ہماری فوجیں دشمن پر زبردست حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ بنگال کی سرحد کی فوج نے اراکان کے علاقہ میں پیشقدمی کی ہے رائل انڈین نیوی اور انڈین و امریکن ایئر فورس اس حملہ میں شاندار مدد دے رہی ہیں۔ اب بنگال پر حملہ کا کوئی خطرہ نہیں۔ جنوبی ہند میں دفاعی استحکامات نہایت تسلی بخش ہیں۔ اور ہر حملہ کا بخوبی مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر سمنز سیکرٹری سول ڈیفنس نے کہا کہ جاپانیوں نے کلکتہ پر ۷ بار۔ چٹاگانگ پر ۱۰ بار۔ اور فینی پر پانچ بار ہوائی حملے کئے ہیں۔ ایئر کرانٹ توپوں کے انتظامات نہایت تسلی بخش ثابت ہو چکے ہیں۔

دہلی ۱۲ فروری۔ ۲۳ جنوری کو حکومت ہند نے اپنے ملازموں کو جو گرانی کا الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے ناکافی قرار دیتے ہوئے سنٹرل اسمبلی میں اسپر بحث کے لئے مسٹر جمنا داس مہتہ نے تحریک التوا پیش کی تھی۔ جو ۲۷ کے مقابلہ میں ۳۷ ووٹوں کی کثرت سے گر گئی۔ مسٹر نیوگی نے اس لئے تحریک التوا پیش کی تھی۔ کہ گذشتہ کانگرسی شورش کے سلسلہ میں فوج اور پولیس کی بیجا زیادتیوں پر بحث کی جا سکے اس کے متعلق تقریر کرتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا کہ اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں فوج اور پولیس پر جو الزام لگائے گئے تھے صوبائی حکومتوں نے ان کی چھان بین کر کے انہیں غلط قرار دیا ہے۔ حکومت ان فوجوں کو جن سے فسادات کو دبانے میں مدد لی گئی۔ کسی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کو تیار نہیں۔ البتہ زیادتی کی معین مثال پیش کئے جانے پر اسکی تحقیقات کرائی جا سکتی ہے۔ اس تحریک پر جمعرات پھر بحث ہوگی۔

قاہرہ ۱۲ فروری۔ ٹیونس اور بیزرٹا کے درمیان اتحادی فوجوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں وہ آٹھ میل اور آگے بڑھ گئی ہیں۔

واشنگٹن ۱۱ فروری۔ مسٹر جیمز بائیرنس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ۱۹۴۳ء میں یورپ پر اتحادیوں کی طرف سے فیصلہ کن حملہ کیا جائیگا۔ آپ نے کہا کہ یہ حملہ اتنے وسیع پیمانے پر ہوگا۔ کہ تاریخ عالم میں اسکی مثال ملنی مشکل ہوگی۔

انقرہ ۱۱ فروری۔ بلغاریہ سے جو لوگ ترکی پہنچے ہیں۔ ان کا یہ بیان ہے کہ جرمنوں کو یہ خطرہ ہے کہ روسی بلغاریہ کے ساحل پر فوجیں اتار دینگے۔ جرمن بلغاریہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ مضبوط قلعہ بندیاں بنا رہے ہیں۔

ماسکو ۱۱ فروری۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ روسی حملے میں دس لاکھ سپاہی۔ ہزاروں ٹینک اور توپیں حصہ لے رہی ہیں۔

دہلی ۱۱ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر کاظمی نے ۱۹۰۹ء کے قانون سزائے تازیانہ کی تنسیخ کے لئے اپنا مسودہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔ ایوان نے اتفاق کیا کہ اس مسودہ کو مشتہر کر دیا جائے۔

دہلی ۱۱ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں ۲۸ کے مقابلہ میں ۳۲ ووٹوں سے بابو بیج ناتھ مجوریا کی تحریک التوائے اجلاس منظور ہو گئی۔ اس تحریک کا مقصد کاغذ پر کنٹرول کے متعلق حکومت ہند کے حکم کی مذمت کرنا ہے۔ مسلم لیگ یورپین اور نیشنلسٹ پارٹی نے تحریک کی حمایت کی۔

ناگپور ۱۱ فروری۔ سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ برطانی حکومت ایک دوستانہ اشارہ کے طور پر بعض چھوٹے صوبوں میں ہندوستانیوں کو گورنر مقرر کر دیگی۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ آج مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں جو تقریر کی۔ اس میں کہا حقیقت یہ ہے۔ کہ دشمن کی آبدوزوں نے سمندر میں ہمیں بہت نقصان پہنچایا۔ اسی وجہ سے اس وقت تک ہمارے بہت سے کام رکے پڑے ہیں۔ اور ہماری بہت سی فوجی چالیں ادھوری پڑی ہیں۔ ابھی آبدوزوں کی وجہ سے ہم دشمن پر پوری طرح دباؤ نہیں ڈال سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ لڑائی کھینچتی چلی جا رہی ہے۔ دشمن کی آبدوزوں نے امریکہ کے ساحل پر اتحادی جہازوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ اس نقصان میں اس وقت تک اضافہ ہوتا گیا جب تک اتحادیوں نے اپنے جہازی قافلوں کے بچاؤ کا پورا انتظام نہیں کیا تھا۔ اس انتظام کی تکمیل کے بعد جہازی نقصان میں کمی واقع ہو گئی۔ مگر آبدوزوں پر پوری طرح قابو نہ پایا جا سکا۔ گذشتہ چھ ماہ میں برطانیہ اور امریکہ کو جہازوں کا جس قدر نقصان برداشت کرنا پڑا ہے برطانیہ امریکہ اور کینیڈا کے جہاز ساز کارخانوں نے اس سے ۱۲½ لاکھ ٹن جہاز زیادہ بنا لئے ہیں۔ گذشتہ دو ماہ میں برطانی اور امریکن جہازوں کو اس قدر کم نقصان پہنچا ہے۔ کہ سال بھر کی اوسط کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے۔ اس وقت تک برطانی جہاز ۳۰ لاکھ سپاہیوں کو سمندر کے راستے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا چکے ہیں۔ آبدوزوں کے حملوں کی وجہ سے ۲۸۴۳ سپاہی راستے میں غرق یا ہلاک ہو گئے۔

ماسکو ۱۲ فروری۔ روس کے تازہ ترین اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوج نے کاکیشیا میں جرمن فوج کی آخری بڑی چھاؤنی کراسنوڈار پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ چھاؤنی کوبان کے سرسبز و شاداب علاقہ میں ہے۔ جرمنوں کو اسپر بڑا ناز تھا۔ نوورسسک کے شمال کی طرف بھی روسیوں نے مورچے بنا لئے ہیں۔ روسٹوف کو مغرب سے ملانیوالی آخری ریلوے لائن کو بھی روسیوں نے کاٹ دیا ہے۔ اب روسٹوف کو خشکی کی طرف سے کوئی مدد نہیں پہنچ سکتی۔ اب جرمنوں کی جو تین لاکھ فوج اس محاذ پر ہے۔ اسکے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ یا تو ہتھیار ڈالدے اور یا بحیرہ ازوف میں سے ہو کر نکل جائے۔ لیکن اس راستہ سے بھی وہ سب کے سب نکل نہیں سکتے۔ ڈان کے صنعتی علاقہ میں وارشیوف کے شہر پر بھی روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے، روسٹوف سے ۴۵ میل شمال مشرق میں ایک اور شہر شکتی پر بھی قابض ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر وانی بارٹلٹ نے تجویز پیش کی۔ کہ ہندوستان میں قحط کی حالت کو دور کرنے کے لئے گندم بھیجنے کی بجائے جنوبی افریقہ سے مکی بھیجی جانی چاہیئے۔ مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ ہندوستان میں قحط نہیں۔ اور حکومت ہند نے گندم کی فوری سپلائی کے لئے ہی درخواست کی ہے۔ مکی شاید پسند بھی نہ کی جائے۔

موگا ۱۱ فروری۔ گندم فارم ۰-۸-۱۱ باجرہ ۰-۱۳-۵ مکی لال ۰-۴-۷ ماش ۰-۰-۹ مونگ ۰-۴-۹ موٹھ ۰-۰-۵ جوارہ ۰-۴-۷ بنولہ نرما ۰-۱۲-۶ دیسی ۰-۱۳-۶ مونگ پھلی ۰-۱۲-۱۰ سرسوں ۰-۱۱-۸ تارامیرا ۰-۸-۶ روئی گانٹھ نئی ۰-۴-۱۹ دال نخود ۰-۲-۱۰ روپے۔

لنڈن ۱۳ فروری۔ برطانی طیاروں نے پرسوں ولہلم شاون میں آبدوزوں کے کارخانوں پر جو حملہ کیا تھا۔ اس سے دشمن کو کافی نقصان ہوا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ دس منٹ میں چار چار ہزار پونڈ کے کئی بم پھینکے گئے۔ یہ سترواں حملہ ہے۔ کل شمالی فرانس۔ ہالینڈ اور بلجیم میں دشمن کے ٹھکانوں۔ نہروں کے ریلوں پر حملے کئے گئے۔ پندرہ ریلوں دس بجروں اور چار ٹرالوں کو تباہ کیا گیا۔

زیورچ ۱۳ فروری۔ کیل کے بحری کارخانوں کو برطانی طیاروں کی بمباری سے اسقدر نقصان پہنچ چکا ہے۔ کہ اب جرمن چیکوسلواکیہ میں سکوڈا کے مشہور کارخانے میں آبدوزوں کے کل پرزے بنا رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۳ فروری۔ شمالی افریقہ میں موسم کی خرابی کی وجہ سے لڑائی مدھم پڑ رہی ہے۔ اتحادی فوجوں کو شمالی علاقہ میں سخت بارش اور ژالہ باری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ٹیونس اور بیزرٹا کے درمیان اطالوی مورچوں پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں کافی کامیابی ہوئی۔ بہت سے اطالوی مارے گئے۔ اور مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ الجیرس ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ اس علاقہ میں جرمنوں نے اپنی سب سے بڑی اور سب سے اچھی فوج جمع کر رکھی ہے۔

دہلی ۱۳ فروری۔ ۱۰ فروری کو بڑے بڑے ہندوستانی لیڈروں کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ تاکہ گاندھی جی کے برت سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا جا سکے۔ مسٹر جناح اور ماسٹر تارا سنگھ کو بھی دعوت دی گئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر